ڈاکٹر محمد یسین مظہر صدیقی

ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن کے مکانات

ایک تجزیاتی مطالعہ

ہمارے قدیم ماخذ اور اصلی مصادر میں ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن کے مکانوں کی زمینوں اور دوسری متعلقہ چیزوں کے تعلق سے مختلف قسم کی روایات ملتی ہیں۔ ان میں سے کچھ تو عام روایات ہیں جو یہ واضح کرتی ہیں کہ مکانات کی اراضی وغیرہ مدینہ منورہ کے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم بالخصوص انصارِ کرام رضوان اللہ علیہم نے فراہم کی تھیں متعدد ایسی روایات ہیں جو ان کی بعض ضروری جزئیات و تفصیلات مہیا کرتی ہیں۔ پھر ان میں سے کچھ ایسی روایات ہیں جو قدیم ترین ماخذ میں وارد ہوئی ہیں اور بعض ایسی ہیں جو بعد کے مصادر میں اولین ماخذ سے لی گئی ہیں۔ بعد کے ان مصادر کو بعض اہلِ علم و اصحابِ نظر نے اصلی ماخذ کا درجہ دے دیا ہے۔ قدیم ترین روایات کا ایک اہم پہلو یہ بھی رہا ہے کہ بسا اوقات ایک ہی موضوع پر متضاد و منافی روایات ایک دوسرے کے پہلو بہ پہلو پائی جاتی ہیں۔ ایسی صورت میں کبھی ان میں جمع و تطبیق کے اصول کے ذریعہ تناقض و تصادم دور کر دیا جاتا ہے یا دور کرنے کا یقین کر لیا جاتا ہے۔ لیکن کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ ان میں تطبیق کی ہر کوشش ناکام ہو جاتی ہے کہ تعارض اصلی ہوتا ہے اور ایسی پیچیدہ صورت میں اصولِ ترجیح کو کام میں لا کر ایک قسم کی روایات کو دوسری قسم کی روایات پر ترجیح دی جاتی ہے۔ اور دلائل و نظائر اور براہین کی بنا پر راجح کو قبول اور مرجوح کو مسترد کر دیا جاتا ہے۔ جمع و تطبیق میں اکثر قیاسات و آرار سے کام لیا جاتا ہے جو کبھی صحیح بھی ہوتے ہیں اور کبھی غلط۔ ازواجِ مطہراتؓ کے مکانات کے بارے میں ایسی تمام روایات و تاویلات تطبیقات اور قیاسیات ملتے ہیں۔ اس مقالہ میں انہیں کا ایک تجزیہ اپنی علمی بساط بھر کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔

(الف) حجرات کی تعمیرِ نبوی

ابھی تک ہماری معلومات کے مطابق قدیم ترین روایت ابن اسحاق کی ہے جس میں واضح طور سے کہا گیا ہے کہ:۔

" رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ کے گھر میں قیام کیا تا آں کہ آپ کے لئے آپ کی مسجد اور آپ کے گھر (مساکن) تعمیر کئے گئے۔ (بُنی لہ) تب آپ ابو ایوبؓ کے گھر سے اپنے مساکن / گھروں

کو منتقل ہو گئے"۔

ترتیب زمانی کے لحاظ سے دوسری قدیم ترین روایت جو ہمیں مل سکی وہ ابن سعد کی ہے اور جو مدینہ منورہ میں مسجد نبوی کی تعمیر رسول اکرمؐ کے ذکر کے ضمن میں آئی ہے۔ مسجد نبوی کی تعمیری ساخت، زمین اور سامان تعمیر وغیرہ کے ذکر سے متصلاً یہ روایت آئی ہے اور محمد بن عمر واقدی کی سند اول سے معمر بن راشد کی دوسری سند سے زہری سے نقل ہوئی ہے۔ گویا کہ منقطع ہے اور مرفوع نہیں۔ اس کے الفاظ کا مفہوم یہ ہے کہ :-

"اس (مسجد) کے پہلو میں آپ نے چند گھر (بیوتاً) کچی اینٹوں (لبن) سے بنائے اور ان کی چھتیں کھجور کے تنوں اور پتوں (جذوع النخل والجرید) سے بنائیں۔ جب آپ تعمیر سے فارغ ہو گئے تو آپ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ اس گھر (البیت) میں شب زفاف گذاری جس کا دروازہ مسجد کی طرف کھلتا ہے (شارع الی المسجد) اور حضرت سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا کو دوسرے گھر (البیت الآخر) میں رکھا۔ جو اس دروازہ مسجد کے قریب ہے جو آل عثمان کی جانب یا متصل ہے"۔

ابن سعد نے حضرت عائشہؓ کے سوانحی خاکہ میں اس سے زیادہ قوی روایت بیان کی ہے جو متصل و مرفوع ہے اور محمد بن عمر واقدی کے ذریعہ موسیٰ بن محمد بن عبدالرحمٰن سے اور ان کے واسطے سے اور ان کے حوالہ سے حضرت عمرۃ بنت عبدالرحمٰن سے براہ راست حضرت عائشہؓ سے نقل ہوئی ہے۔ پہلے اس روایت میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت مدینہ کے بعد آپ کی ازواج مطہرات اور بنات طاہرات کے مکہ میں رہ جانے، پھر حضرت زید بن حارثہ اور ابو رافع اور عبداللہ بن اریقط دئلی وغیرہ کے ذریعہ ان کو اور آل ابی بکر کو مدینہ لانے کا ذکر ہے۔ پھر بیان ہوا ہے کہ :-

"جب ہم مدینہ منورہ پہنچے تو میں تو" عیال ابی بکر" کے ساتھ اتری / مقیم ہوئی (فنزلت) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آل بھی مقیم ہوئے۔ جب کہ اس زمانے میں (یومئذ) مسجد کی تعمیر کر رہے تھے اور مسجد کے قریب چند گھر (ابیاتاً) بنوا رہے تھے۔ اور آپ نے ان میں اپنے اہل کو اتارا"۔

اس کی تفصیل یہ بیان کی ہے :-

"ہم کچھ دن (ایاماً) ابوبکر کے گھر (منزل) میں ٹھہرے۔ پھر ابوبکر نے کہا۔" رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، آپ اپنی اہل کو رخصت کرانے سے کیا چیز مانع ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :- مہر (الصداق) مانع ہے۔ چنانچہ آپ کی خدمت میں ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ساڑھے بارہ اوقیہ (اثنی عشرۃ اوقیۃ ونشاً) پیش کیا اور وہ آپ نے ہمارے پاس بھیج دیا اور رسول اللہؐ نے میرے اسی گھر میں جس میں میں ہوں شب زفاف گذاری۔ اور اسی میں آپ نے وفات پائی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے لئے مسجد میں حضرت عائشہؓ کے دروازے کے سامنے ایک دروازہ

بنا لیا تھا۔ حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سودہ رضؓ کے ساتھ انہی گھروں میں سے ایک میں (فی احد تلک البیوت) جو میرے پڑوس / پہلو (جنبی) میں ہیں شبِ زفاف گذاری اور آپ ان کے پاس (اسی میں) قیام کیا کرتے تھے۔

اسی روایت کو بلاذری نے اپنے مذکورہ بالا روایت کے حوالہ سے "قالوا" (انہوں نے کہا) کے لفظ کے ساتھ بیان کیا ہے۔ جو صرف ازواجِ مطہرات و بناتِ طاہرات وغیرہ کے مدینہ آنے سے متعلق ہے اور آخر میں اس موضوع پر صرف ایک جملہ یہ ہے "وہ سب آئے جب کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد اور اپنے حجرے (حجرہ) تعمیر کر رہے تھے (یبنی)

طبری وغیرہ متعدد مورخین نے رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مسجدِ نبوی کی تعمیر کے ساتھ ساتھ حجراتِ نبوی کی تعمیر کا ذکر براہ راست یا مضمر طور سے کیا ہے۔ ابن کثیر نے ابن اسحاق کے حوالے سے آپ کی مسجد اور مساکن کی تعمیر کا ذکر کرنے کے بعد ایک مختصر فصل قائم کی ہے جس کا آغاز اس سے ہوتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے آپ کی مسجد شریف کے گرد حجرے تعمیر کئے گئے۔ (بنی) "تاکہ وہ آپ کے لئے اور آپ کے اہل کے لئے مساکن کا کام دے سکیں"۔ پھر ان مساکنِ نبوی کی تعمیر، ساخت اور دوسری چیزوں کا متعدد علماء کی سندوں سے ذکر کیا ہے اور آخر میں " واقدی اور ابن جریر وغیرہما "، کے حوالہ سے مکہ مکرمہ سے ازواجِ مطہرات اور بناتِ طاہرات وغیرہ کے لائے جانے کا ذکر کرتے ہیں اور یہ اضافہ کرتے ہیں کہ وہ آئے تو سُنح میں اترے۔ طبری اور ابن کثیر نے مقامِ نزول کی تصریح نہیں کی۔ مگر یہ معروف و معلوم ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مدینہ سے تھوڑی سی مسافت پر جس کا نام سُنح تھا اپنا مکان اور کپڑا بنانے کا کارخانہ بنا لیا تھا۔ اور ان دونوں کی بیان کردہ اس روایت میں اسی کی طرف اشارہ معلوم ہوتا ہے اور اس کی تائید ابن سعد کی مذکورہ بالا روایت نے پوری طرح سے کر دی ہے۔

انہیں اصلی روایات اور قدیم مآخذ کی تصریحات کی بنا پر تمام متاخرین نے خواہ ان کا تعلق قرونِ وسطیٰ سے ہو خواہ جدید زمانے سے کم از کم ازواجِ مطہرات میں سے دو ۔ یعنی حضرت عائشہؓ اور حضرت سودہؓ کے حجروں کی تعمیر کرتے ہی کی حقیقت تسلیم کی ہے جیسا کہ ابن کثیر کی روایات سے واضح ہوتا ہے۔ سمہودی نے حجرہ شریفہ کی اپنی مخصوص فصل کا آغاز ہی اس صراحت سے کیا ہے کہ:-

" ذکر آچکا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اپنی مسجد شریف تعمیر کی (بنی) تو اپنی دو ازواجِ مطہرات عائشہؓ اور سودہؓ رضی اللہ عنہما کے لئے دو گھر مسجد کی تعمیر کے مطابق (علی نعت بناء المسجد) کچی اینٹوں (لبن) اور کھجور کے تنوں (جرید النخل) سے تعمیر کئے (بنی)۔ ابن قیم نے ان دونوں حجروں کی تعمیر ہی کا ذکر کیا ہے۔ دوسرے متاخرین / متوسطین میں اس زمرہ میں کئی اصحابِ علم و فضل اور علماء و سیرت نگار شامل ہیں۔ جستجو کی جائے تو مزید حوالے اور تصریحات

اس عہد میں مل جائیں گے۔ عصرِ جدید میں شبلی نعمانی، سلیمان منصور پوری، ادریس کاندھلوی، عبدالرؤف داناپوری، سید سلیمان ندوی، سید ابوالاعلیٰ مودودی، سید ابوالحسن علی ندوی، محمد ابو زہرہ، محمد حسین ہیکل اور متعدد دوسرے عرب و عجم کے مولفینِ سیرت و مورخینِ اسلام نے انہیں روایات کو تفصیل یا اختصار سے تسلیم کیا ہے اور ان سب کا ماحصل اور لب لباب یہ ہے کہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی مدنی مسجد کے ساتھ ان دو حجروں کو بھی بنوایا تھا گویا کہ زمین افتادہ / خالی ملی تھی اور اس پر مکانات بنے ہوئے نہیں تھے۔ ان زمینوں پر تعمیر آپ نے فرمائی تھی۔

ازواجِ مطہرات کے مکانات کی تعمیر کے سلسلہ میں ایک دلچسپ روایت ابن سعد کی اس فصل خاص میں ملتی ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھروں (بیوت) اور آپ کی ازواج کے حجروں کے ذکر میں باندھی گئی ہے اور روایت بھی واقدی کی ہے۔ جو عبداللہ بن زید ہذلی سے مروی ہے۔ موخر الذکر نے ازواج مطہرات کے مکانوں کو اس وقت دیکھا تھا جب ان کو حضرت عمر بن عبدالعزیز نے منہدم کیا تھا۔ وہ دوسری تفصیلات بیان کرتے ہوئے حضرت ام سلمیٰ رضی اللہ عنہا کے مکان اور ان کے حجرہ کو کچی اینٹوں کا بنا ہوا دیکھتے ہیں تو فرماتے ہیں کہ میں نے ان کے پوتے (ابن ابنہا) سے پوچھا تو انہوں نے کہا:-

" جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دومۃ الجندل کے غزوہ میں تشریف لے گئے تو حضرت ام سلمیٰ رض نے اپنا حجرہ پکی اینٹوں (لبن) سے بنا لیا (بنت) جب آپ واپس تشریف لائے اور پکی اینٹوں کو دیکھا کہ سب سے پہلے آپ تمام ازواج میں انہیں کے پاس تشریف لائے تھے۔ تو پوچھا، یہ کیسی تعمیر ہے (البناء) انہوں نے عرض کیا، یا رسول اللہ! میں نے چاہا کہ لوگوں کی نظروں پر روک لگا دوں۔ آپ نے فرمایا۔ اے ام سلمیٰ! بلاشبہ بدترین شئے جس میں مسلمانوں کا مال جاتا ہے وہ مکان (البنیان) ہے۔

اسی روایت کو سمہودی نے یحییٰ کی روایت سے جو واقدی کے ذریعہ عبداللہ بن زید سے منقول ہوئی مختصراً بیان کیا ہے اور اس میں حضرت ام سلمیٰ کے مکان کا ذکر ہے۔ سمہودی نے ابن النجار کی بلا سند روایت نقل کرتے ہوئے لکھا ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی عورتوں (نساء) سے شادی کی تو ان کے لئے حجرے (حجرا) تعمیر کرائے (بنیٰ) اور وہ نو گھر تھے (تسعۃ ابیات) ظاہر ہے کہ وقت و علم کی محدودیت کے سبب اور تمام مآخذ و مراجع سے روایات جمع نہیں کی جا سکتیں لیکن اگر اور تحقیق و تفتیش کی جائے تو کچھ ایسی روایات یقیناً مل جائیں گی جو یہ ثابت کریں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی دوسری ازواج مطہرات کے لئے بالخصوص اور بناتِ طاہرات میں سے بعض کے لئے بالعموم مکانات تعمیر کرائے تھے اور ان کی تعمیر کے لئے ضروری سامان اور اراضی صحابہ کرام خاص کر انصارِ مدینہ رضی اللہ عنہم کے عطایا سے آیا تھا۔ مذکورہ بالا روایات اور ایسی دوسری غیر مذکورہ روایا اخبار بھی اس امر کی تصدیق کرتی ہیں کہ حجروں کی تعمیر رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کی تھی آپ کو بنے بنائے مکانات

نہیں ملے تھے۔

(ب) حضرت حارثہ بن نعمان کے مکانات کا عطیہ

مذکورہ بالا روایات و بیانات کے برخلاف بعض ایسی روایات بھی ملتی ہیں جو یہ بتاتی ہیں کہ مدینہ منورہ کے ایک مالدار انصاری حضرت حارثہ بن نعمان نے اپنے مکانات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں سارے کے سارے پیش کردئے تھے۔

ظاہر ہے کہ یہ روایات مذکورہ بالا روایات سے بظاہر متناقض معلوم ہوتی ہیں۔ اس لئے ان کا تجزیہ ضروری معلوم ہوتا ہے۔ ہماری موجودہ معلومات کے مطابق اس باب میں سب سے قدیم روایت ابن سعد کے ہاں آئی ہے اور مختلف مقامات پر مختلف انداز سے آئی ہے۔ زمانی ترتیب کے اعتبار سے سب سے پہلی وہ روایت ہے جو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے اہل وعیال کے مدینہ آنے کے بعد ان کے نزول وقیام سے متعلق ہے۔ اوپر ذکر آچکا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ازواج مطہرات اور بنات طاہرات کو مکہ مکرمہ سے لانے کے لئے حضرات زید بن حارثہ و ابورافع کو بھیجا تھا تو ان کے ساتھ حضرت عبداللہ بن ابی بکر رضی اللہ عنہما حضرت عائشہ سمیت حضرت ابوبکر کے عیال کو لے کر آئے۔ اور مدینہ منورہ میں پہنچ کر ان کو حضرت حارثہ بن نعمان کے ایک گھر (بیت) میں اتارا۔

یہاں ایک دشواری یہ پیش آرہی ہے کہ انہیں ابن سعد کی ایک روایت کے مطابق حضرت ابوبکرؓ نے ہجرت کے بعد مدینہ میں حبیب بن بساف کے گھر قیام کیا۔ یہ روایت محمد بن عمر واقدی کی ہے جو اسماعیل بن عبداللہ بن عطیہ بن عبداللہ بن انیس نے اپنے والد سے روایت کی ہے جب کہ اسی کے متصلاً بعد دوسری روایت میں واقدی نے موسیٰ بن عبیدہ کے حوالے سے ایوب بن خالد سے یہ نقل کیا ہے کہ حضرت ابوبکرؓ خارجہ بن زید بن ابی زہیر کے گھر اترے تھے اور واقدی نے اپنی تیسری روایت میں جو موسیٰ بن یعقوب کے ذریعہ محمد بن جعفر بن زبیر سے مروی ہے یہ اضافہ دوسری روایت میں کیا ہے۔ کہ حضرت ابوبکر نے خارجہ بن زید کی بیٹی سے شادی کرلی تھی اور مقام سُنح میں بنو حارث بن خزرج میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات تک قیام پذیر رہے۔

دوسری روایت یا تیسری روایت زیادہ صحیح معلوم ہوتی ہے کیونکہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بعد میں مواخاۃ کے اسلامی تعلق سے حضرت خارجہ بن زید ہی کے بھائی بنے تھے اور مزید برآں دوسری زیادہ قوی روایات سے بھی اسی کی تائید ہوتی ہے۔

ابن سعد نے حضرت حارثہ بن نعمان کے مکانات کے عطیہ وپیش کش کا ایک حوالہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی شادی خانہ آبادی کے ذیل میں دیا ہے۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے سوانحی خاکہ میں جو بنات مطہرات کا اولین خاکہ ہے۔ ابن سعد نے محمد بن عمر واقدی کی روایت ابراہیم بن شعیب کے واسطہ سے یحییٰ ابن شبل

سے اور ان کے ذریعہ سے حضرت ابوجعفر سے یوں نقل کی ہے کہ:۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ پہنچ کر حضرت ابوایوب انصاری کے ہاں سال بھر یا اس کے قریب قیام کیا۔ پھر جب حضرت علیؓ کی شادی حضرت فاطمہؓ سے کی تو حضرت علیؓ سے فرمایا کہ کوئی مکان تلاش کر لو اور حضرت علی نے جو مکان تلاش کیا وہ آپ سے ذرا دور تھا۔ حضرت فاطمہؓ کو وہیں رخصت کرا کر لے گئے۔ آپ جب حضرت فاطمہ کے پاس تشریف لے گئے تو ان کو اپنے ہاں منتقل کرنے کا ارادہ ظاہر فرمایا۔ تو انہوں نے آپ سے درخواست کی کہ آپ حضرت حارثہ بن نعمان سے بات کر لیں کہ وہ ان کے لئے مکان خالی کر دیں۔ آپ نے فرمایا کہ حارثہ پہلے ہی مکان سے منتقل ہوتے رہے ہیں حتیٰ کہ مجھے ان سے شرم آنے لگی ہے۔

حضرت حارثہ کو جب اس کی خبر لگی تو وہ خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض پرداز ہوئے کہ مجھے معلوم ہے کہ آپ حضرت فاطمہ کو اپنے پاس منتقل کرنا چاہتے ہیں۔ یہ میرے مکانات (منازلی) ہیں جو بنو نجار کے گھروں (بیوت) سے زیادہ آپ کے قریب (اقرب) ہیں۔ اور میں اور میرا مال تو اللہ اور اس کے رسول کے لئے ہے۔ اے رسول اللہ! اللہ کی قسم! جو مال آپ مجھ سے قبول فرما لیتے ہیں وہ مجھے اس سے زیادہ عزیز ہوتا ہے جو آپ مسترد / رد کر دیتے ہیں آپ نے ان کی تصدیق کی اور ان کو برکت کی دعا دی اور حضرت فاطمہ کو حارثہ کے مکان میں منتقل کر دیا۔

یہی روایت ابن سعد نے اسی سند اور انہیں الفاظ سے تقریباً "ازواج نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی منازل کے ذکر" کی مخصوص فصل میں نقل کی ہے۔ ایک اور تاریخی روایت ابن سعد کے ہاں یہ ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت صفیہ کے ساتھ خیبر سے واپس مدینہ منورہ تشریف لائے تو حارثہ بن نعمان کے مکانات میں سے ایک مکان (بیت من بیوت) میں ان کو اتارا۔ جب انصاری عورتوں نے ان کے آنے اور ان کے جمال کو سنا تو ان کو دیکھنے آئیں اور حضرت عائشہؓ بھی نقاب لگا کر (متنقبۃ) پہنچیں تو آپ نے ان کو پہچان لیا اور جب وہ نکلیں تو آپ ان کے پیچھے آئے اور ان سے حضرت صفیہ کے بارے میں ان کی رائے پوچھی۔ تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے ایک یہودی عورت دیکھی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ عائشہ! ایسا نہ کہو، بلاشبہ وہ مسلمان ہو گئی ہیں۔ اور ان کا اسلام خالص و حسین ہے۔

یہ واقدی کی روایت ہے جو اسامہ بن زید بن اسلم سے ان کے والد کی سند پر عطاء بن یسار سے منقول ہوئی ہے۔ اسی کے بعد واقدی کی ایک اور روایت نقل کی گئی ہے جس میں حضرت صفیہؓ کو ان کے گھر (منزل) میں رکھنے کی غرض سے چار ازواج مطہرات — حضرت زینبؓ بنت جحش، حضرت حفصہؓ، حضرت عائشہؓ اور حضرت جویریہؓ — کے نقاب لگا کر آنے کا حوالہ ہے مگر اس میں حضرت حارثہ بن نعمان کا واضح ذکر نہیں ہے۔

آخر میں وہ عام روایت جو یہ بیان کرتی ہے کہ حضرت حارثہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کئی مکانات دیئے تھے۔ ابن سعد نے محمد بن عمر واقدی کی روایت بلا سند بیان کرتے ہوئے لکھا ہے کہ حضرت حارثہ بن نعمان کے کئی

مکانات (منازل) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد کے قریب اور اس کے آس پاس (حولہ) تھے اور جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کوئی نئی اہل لاتے (احدث .... اہلاً) حضرت حارثہ بن نعمان آپ کے لئے اپنے مکان (منزلہ) سے دستبردار ہو جاتے (تحول لہ) حتیٰ کہ ان کے سارے مکانات (منازلہ کلہا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی ازواج مطہرات کے لئے ہو گئے۔ یہی روایت ابن سعد نے واقدی ہی کے حوالہ سے بلا سند حضرت حارثہ بن نعمان کے سوانحی خاکہ میں مختصراً اور کچھ اضافہ کے ساتھ بیان کی ہے۔ ایک اضافہ تو یہ ہے کہ مدینہ منورہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مکانات (منازل) کے قریب حضرت حارثہ بن نعمان کا ایک مکان کے بعد دوسرے مکان (عن منزل بعد منزل) سے دستبردار ہوتے رہے تا آنکہ آپ نے فرمایا کہ مجھے حارثہ بن نعمان سے حیا آتی ہے کہ وہ ہمارے لئے اپنے مکانات (منازل) سے دست کش ہوتے رہے ہیں

ابن سعد کی ان دو روایات میں سے پہلی وہ روایت ہے جو سمہودی نے ابن الجوزی کی الوفا کے حوالہ سے محمد بن عمر واقدی کی سند پر تقریباً لفظ بہ لفظ نقل کی ہے۔ بعض دوسرے متاخر مصادر سر دست ہمیں دستیاب نہیں ممکن ہے کہ ان میں واقدی کی اس اہم روایت کی بعض تفصیلات مل جائیں اور روایت و درایت کے اعتبارات سے اس کی مزید تصدیق و تائید کی جا سکے۔ مگر موجودہ صورت حال میں اس روایت نے کافی الجھن پیدا کر دی ہے اور اس کا احساس سمہودی کو بھی ہے جس کا انہوں نے اپنی جمع و تطبیق کی کوشش میں اظہار بھی کیا ہے اس پر کچھ بحث بعد میں آئے گی۔

ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کے مکانات کے بارے میں وارد ہونے والی تمام روایات مذکورہ بالا کا اگر تجزیہ کیا جائے تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ قدیم مؤلفینِ سیرت اور مورخینِ اسلام میں ابن اسحاق، ابن ہشام، بلاذری یعقوبی اور طبری وغیرہ کے علاوہ متعدد محدثین کرام میں سے کسی نے نہیں بیان کیا ہے۔ صرف ابن سعد نے واقدی کے حوالہ سے نقل کیا ہے۔ اور متاخرین میں سے ابن الجوزی اور سمہودی نے اسی کو اپنے ہاں بلا سند و بلا تائید نقل کر دیا ہے۔ ابن کثیر جو متقدمین و متاخرین سب کی روایات و اخبار کے جامع ہیں نے بھی اس روایت کو بیان نہیں کیا۔ ویسے انصاف کی بات ہے کہ ازواج مطہرات کے مکانات کے تعلق سے ان کی فصل کافی مختصر و تشنہ ہے بالفرض اگر یہ روایت بعض دوسرے متاخر ماخذ میں مل بھی جائے تو بھی بہت زیادہ فرق نہیں پڑنے والا تا آنکہ قدیم ماخذ میں اس کی کوئی تائیدی شہادت نہ ملے۔ اس وقت یہ تعارض اپنی جگہ قائم ہے کہ تمام قدیم و متاخر اور جدید روایات و بیانات کے مطابق رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ صرف حضرت سودہ اور حضرت عائشہ کے لئے مکانات بنوائے / تعمیر کراتے رہے تھے جب کہ کم از کم ایک ام المومنین حضرت ام سلمیٰ رضی اللہ عنہا نے اپنے ایک حجرہ کی تعمیر خود اپنے آپ فرمائی تھی۔

ہماری موجودہ معلومات یہ نہیں بتاتیں کہ ان دو / چند / تمام مکاناتِ ازواجِ مطہرات کے لئے اراضی اور دوسرا

ضروری تعمیری سامان کس نے فراہم کیا تھا۔ یہ البتہ واضح طور سے اور حتمی طور سے بھی کہا جا سکتا ہے کہ یہ سب مدینہ منورہ کے صحابۂ کرام بالخصوص انصار عظام کے ہدایا سے آیا تھا۔ ایک امکان یہ ہے کم از کم حضرت ام سلمیٰ کے حجرہ کی تعمیر کے بارے میں کہ وہ ان کی اپنی آمدنی، بچت یا کسی اور ماخذ سے آیا ہو۔ بہر حال یہ امکان ہی ہے۔ واقعہ یا تاریخی روایت نہیں۔

دوسرا امکان یہ ہے کہ ازواج مطہرات کے مکانات سب کے سب یا کچھ حضرت حارثہ بن نعمان انصاری کے ہدیہ سے آئے ہوں جیسا کہ ابن سعد، ابن الجوزی اور سمہودی کی مذکورہ بالا واقدی کی بلاسند روایت بیان کرتی ہے۔ سمہودی نے روایات کے تناقض کو سمجھ لیا تھا اس لئے انہوں نے اس کی یہ توجیہہ کی۔

"میرا کہنا یہ ہے کہ اس روایت کا ظاہر گذشتہ روایات سے مخالف ہے جن میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے دو گھر اپنی دو بیویوں کے لئے تعمیر کئے اور جب آپ نے دوسری عورتوں سے شادی کی تو ان کے لئے حجرے تعمیر کئے۔ اس روایت کا ظاہری بیان یہ ہے کہ جب آپ نے نئی شادی کی تو نئی زوجہ کے لئے ایک حجرہ تعمیر کرایا۔ اس سے مراد یہ ہے کہ حضرت حارثہ بن نعمان ان مکانات کی اراضی (مواضع المساکن) سے دست بردار ہو جاتے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کی تعمیر کراتے تھے۔

اول تو سمہودی نے حل تناقض کی جو راہ اختیار کی ہے اس کی بنیاد محض قیاس و رائے پر ہے اور جسے زیادہ سے زیادہ ایک کمزور روایت کی کمزور سی تائید حاصل ہے۔ دوم یہ کہ یہ سوال پھر بچ رہتا ہے کہ بالفرض اراضی، تمام مکانات ازواج مطہرات کے لئے اگر حضرت حارثہ بن نعمان رضی اللہ عنہ نے فراہم کر دی تھی تو سامان تعمیر اور گھر کے دوسرے سامان و اسباب جن کا ذکر بعد میں آئے گا کہاں سے اور کس کے ہدیہ سے آئے تھے؟ اگر یہ مان لیا جائے کہ یہ سب بھی حضرت حارثہ بن نعمان نے فراہم کیا تھا تو اس کی تائیدی شہادت / روایت کہاں ہے؟ یعنی یہ بھی قیاس بلاسند ہوگا جو صحیح بھی ہو سکتا ہے اور غلط بھی۔ جب کہ اس کو عام صحابہ کرام اور انصار مدینہ کے عطیہ و ہدیہ کی دین قرار دینے کی صورت میں عام تائیدی روایات و شہادات کے علاوہ ایک تقریباً حتمی صورت حال نظر آتی ہے اور اس سے زیادہ اہم یہ کہ ان میں حضرت حارثہ بن نعمان کے شامل ہونے کا امکان بھی ہو جاتا ہے۔ کہ وہ انصار کرام کے ایک عظیم و کریم فرد تھے۔ یہ ساری بحث سمہودی کی رائے و قیاس کی بنا پر کی گئی ہے اور اس میں روایت و درایت دونوں کا اعتبار ازواج مطہرات کے تمام مکانات کے فراہم کرنے کے پس منظر میں کیا گیا ہے۔

درایت کے اعتبار سے تمام روایات میں جمع و تطبیق کی ایک اور صورت بھی ہے اور وہ میرے نزدیک زیادہ قرین قیاس معلوم ہوتی ہے۔ اگر ابن سعد، ابن الجوزی اور سمہودی کے بیان کردہ واقدی کی روایت کے الفاظ پر غور کیا جائے تو یہ بات سامنے آتی ہے کہ جب کبھی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کوئی نئی اہلیہ محترمہ اپنے حبالۂ نکاح میں

میں لائے تو حضرت حارثہ بن نعمان نے اپنے مکانات یکے بعد دیگرے حوالۂ نبوی کئے تا آں کہ ان کے سارے مکانات آپ کے اور آپ کی ازواج مطہرات کے لئے ہو گئے۔

ظاہر ہے کہ آپ نے حضرت سودہ اور حضرت عائشہ سے مکہ مکرمہ میں شادی کی تھی لہٰذا ان کی تزویج کو لفظ "احداث" سے مدینہ منورہ کے زمانے میں تعبیر نہ کرنا چاہیئے گویا کہ اس عام روایت کا مقصود یہ ہے کہ حضرت سودہ اور حضرت عائشہؓ کے بعد آپ نے جب دوسری ازواج سے شادیاں مختلف اوقات میں کیں تو حضرت حارثہ بن نعمان رضی اللہ عنہ نے ان کے لئے اپنے مکانات آپ کو ہدیہ کر دیئے۔ اس قیاس کی ایک تائید تو ابن سعد کی اس روایت سے ہوتی ہے جس میں فتح خیبر کے بعد آپ کی نئی اہلیہ محترمہ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کے حضرت حارثہ بن نعمان کے گھروں میں سے ایک گھر میں اتارے جانے کا ذکر آیا ہے لیکن اس میں صرف اتارے جانے کا ذکر ہے۔ مکان کے ہدیہ کا واضح ذکر نہیں۔ یہ صرف قیاس ہی ہے۔ کہ انہوں نے اپنا مکان ہدیہ کر دیا ہوگا/ یہ بھی امکان ہے کہ بعد میں آپ نے ان کے لئے دوسرا مکان بنوایا ہو۔ جیسا کہ عام روایات سے معلوم ہوتا ہے اور حضرت صفیہ اپنے اس مکان میں منتقل ہو گئی ہوں جس طرح حضرت عائشہ اور عیال ابی بکر کے بارے میں ابن سعد کی روایت کا مقصود معلوم ہوتا ہے کہ وہ قیام مدینہ منورہ کے اولین دور میں حضرت حارثہ بن نعمان کے مکان میں اترے اور بعد میں عیال ابی بکر تو سُنح کے مکان میں منتقل ہو گئے اور حضرت عائشہ رخصت ہو کر اپنے نئے حجرے میں آ گئیں اور پھر حضرت ابوبکر نے ایک مکان مسجد نبوی کے قریب عطایائے/ قطائع نبوی سے بنایا اور اپنے اہل و عیال کے ایک خاندان کو اس میں رکھا۔

روایات میں اب تک مجھے کم از کم کہیں یہ نہیں مل سکا کہ حضرت حارثہ بن نعمان نے خاندان صدیقی کو کوئی مکان یا اراضی ہدیہ کی ہو۔ البتہ روایات میں واضح طور سے یہ آیا ہے کہ مدینہ منورہ کے مخیر و صاحبان دل انصار کرام نے اپنی تمام افتادہ زمینیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہدیہ و ہبہ کر دی تھیں اور آپ نے انہیں میں سے صحابہ مہاجرین کو بالخصوص اور دوسرے صحابہ کرام کو بالعموم قطائع دئے تھے۔ حضرت حارثہ بن نعمان انصاری رضی اللہ عنہ کے مکانات ہدیہ کرنے کے اس بیان میں دو روایتوں کے الفاظ کا فرق بھی الجھن پیدا کرتا اور تناقض و تصادم پیش کرتا ہے۔

ابن سعد کی ایک روایت میں ان کے مکانات کو مسجد نبوی کے اردگرد اور قرب وجوار میں واقع ہونا بتایا گیا ہے جب کہ دوسری روایت میں ان کے منازل نبوی کے قریب ہونے کی بات کہی گئی ہے۔ سمہودی نے پہلی روایت کے الفاظ نقل کر کے یہ تاویل کی ہے کہ اراضی حضرت حارثہ بن نعمان نے فراہم کی تھی اور آپ نے ان پر حجرے تعمیر کئے تھے۔ ظاہر ہے کہ دوسری روایت میں یہ تاویل نہیں چل سکتی کہ وہاں واضح طور سے منازل/ مکانات نبوی کی پہلے سے موجودگی کا پتہ دیا گیا ہے لہٰذا یہاں تاویل کرنے والے یہ کہہ سکتے ہیں کہ وہ اراضی انہوں نے ہدیہ و ہبہ کی تھی جس پر بعد میں مکانات نبوی تعمیر کئے گئے۔ لیکن یہاں بھی زیادہ قدیم روایت ہے اور دوسرے شواہد سے تناقض تو برقرار ہے

رہتا ہے۔ تمام روایات واخبار، بیانات وتاویلات کے تناقض وتصادم کو دور کرکے جمع وتطبیق پیدا کرنے کی ایک راہ تو یہ معلوم ہوتی ہے کہ مسجد نبوی کے متصل دو حجرے تو آپ نے تعمیر کرائے تھے اور اس کے لئے زمین وسامان تعمیر حضرات سہل و سہیل کے مربد (باڑے) اور عام صحابہ کرام کے عطایا سے آیا تھا جیسا کہ مسجد نبوی کے لئے آیا تھا، یا اراضی کسی اور نے فراہم کی تھی۔ وہ صاحب خیر اور جاں نثار رسول صلی اللہ علیہ وسلم حضرت حارثہ بن نعمان بھی ہو سکتے ہیں یا ان کے سوا کوئی دوسرا بھی جس کی تصریح ابھی تک مجھے نہیں مل سکی۔ البتہ بعد میں جب آپ نے دوسری شادیاں کیں تو ممکن ہے کہ حضرت حارثہ بن نعمان رضی اللہ عنہ کے مکانات آپ کی ازواج کے لئے ہدیہ کئے گئے ہوں۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی شادی کے بعد حضرت حارثہ بن نعمان کے ایک مکان کا ہدیہ کیا جانا تقریباً حتمی معلوم ہوتا ہے کہ حضرت حارثہ نے اور بھی مکانات آپ کو ہدیہ کئے تھے۔ اسی بنا پر آپ کو حضرت فاطمہ کی درخواست پر ان کے لئے حضرت حارثہ سے مکان مانگنے میں تامل تھا اور آپ کو حیا آتی تھی۔ اس سے یہ نتیجہ نکالا جا سکتا ہے کہ حضرت فاطمہ کی شادی سے قبل صرف دو ازواج مطہرات تھیں اور انہیں کے لئے مکانات کا ہدیہ حارثہ آیا تھا جس کا اشارہ اس روایت میں پایا جاتا ہے مگر یہ قیاس واستنباط ہے جو متصادم دو واضح روایات کی موجودگی میں باطل ہو جاتا ہے البتہ واقعاتی شہادت یہ بتاتی ہے کہ حضرت حارثہ بن نعمان رضی اللہ عنہ نے کچھ مکانات آپ کی دو دختران نیک اختر — حضرت فاطمہؓ اور حضرت ام کلثومؓ — اور آپ کے عزیز موالی حضرات زید بن حارثہ، اسامہ بن زید اور ان کی والدہ ام ایمن کے قیام وسکونت کے لئے فراہم کئے گئے ہوں گے۔ ظاہر ہے کہ شادی سے قبل حضرت فاطمہ اور حضرت ام کلثوم جو ہجرت مدینہ کے بعد بالترتیب ڈیڑھ اور دو سال بعد ہوئی وہ کسی نہ کسی گھر میں قیام پذیر تھیں۔ اور وہ گھر امہات المومنین کے حجرے نہ تھے۔ کہ ان میں اتنی گنجائش نہ تھی۔ ابھی تک کسی روایت سے یہ نہیں معلوم ہو سکا کہ وہ ان حجرات نبوی میں کبھی قیام پذیر رہی تھیں۔ یہ نکتہ ابھی بحث طلب بلکہ تحقیق طلب ہے۔

لیکن دوسری طرف بعض روایات میں آتا ہے کہ آپ نے ایک دو نہیں بلکہ کچھ گھر (بیوت) تعمیر کرائے تھے چونکہ اس وقت آپ کی صرف دو ازواج مطہرات تھیں لہذا قیاس ومنطق یہی کہتی ہے کہ دو سے زیادہ حجرے ان دونوں دختروں اور موالی نبوی کے لئے تعمیر کئے گئے ہوں گے اور حضرات فاطمہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں تو ایک روایت یہ صاف بتاتی ہے کہ وہ ان کی تعمیر کے بعد ان میں سے کسی میں منتقل ہو گئی تھیں۔ یہی صورت حال حضرت ام کلثوم کے باب میں بھی رہی ہوگی۔ اور ممکن ہے کہ دونوں بہنیں اپنی شادیوں تک ایک ہی حجرے میں قیام پذیر رہی ہوں۔

یہاں سمہودی کی بیان کردہ اس روایت کا ذکر بھی مناسب معلوم ہوتا ہے جو زرکشی نے حافظ شمس الدین ذہبی کی طرف منسوب کی ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ جس وقت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد تعمیر کی اس وقت آپ کے نو گھروں (تسعۃ ابیات) کے بنانے / تعمیر کرنے سے متعلق کوئی روایت ہم تک نہیں پہنچی اور میرا خیال نہیں کہ آپ نے ایسا

کیا تھا۔ اس وقت آپ کو ام المومنین سودہ کے لئے ایک گھر کی ضرورت تھی اور دوسرے گھر کی حاجت اس وقت تک نہیں پڑی جب تک آپ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو رخصت کرا کے شوال ۲ ھ میں اپنے گھر نہیں لے آئے ۔ لہذا ان گھروں کو آپ نے مختلف اوقات میں تعمیر کرایا تھا ۔ سمہودی نے یہ نتیجہ نکالا ہے کہ وہاں کے پہلے بیان یعنی حضرت حارثہ بن نعمان کے وقتاً فوقتاً مکانات ہدیہ کرنے کے بیان سے میل کھاتا ہے البتہ وہ بھی یہ تسلیم کر کے رہ جاتے ہیں کہ بہر حال یہ بیان ذہبی اس روایت کے مخالف ہے جو پہلے بیان کی جاچکی ہے کہ حضرت عائشہ کا گھر بہ بیت مسجد کی تعمیر کے ساتھ ہی بنایا گیا تھا۔ ظاہری بات یہ ہے کہ وہ اس وقت بھی آپ کی زوجہ محترمہ تھیں البتہ آپ نے ان کی رخصتی نہیں کرائی تھی ۔ اور آپ کو وہ کرانی ہی تھی اس لئے آپ نے ان کا حجرہ بھی بنوا لیا تھا ۔

سمہودی نے اس طرح بڑی خوبصورتی سے ذہبی اور زرکشی پر تنقید بھی کردی اور اپنی تاویل کی لاج بھی رکھ لی ۔ البتہ یہ سوال برقرار رہا ۔ آپ نے جب مکانات تعمیر کرائے تو ان کے لئے ضروری سامان بالخصوص سامان تعمیر کہاں سے آیا تھا ؟

سمہودی نے جس طرح واقدی کی ایک اکیلی روایت کی بنا پر قیاس و استنباط سے کام لیا اور تمام قدیم و متاخر روایات کی تاویل کر کے یہ ثابت کرنا چاہا کہ ازواج مطہرات کے سارے مکانات حضرت حارثہ بن نعمان انصاری کے ہدیہ و ہبہ کردہ تھے ۔ اسی طرح بعض ناقدین کرام نے قیاس محض سے کام لے کر یہی ثابت کرنا چاہا ہے ۔ انہوں نے ایک تو ظلم یہ کیا کہ تمام دوسری روایات کو جو واضح طور سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حجروں کو تعمیر کرنے کی بات کہتی ہیں قطعی نظر انداز کر دیا اور اپنے قیاس و استنباط کو واقعہ و درایت کا درجہ دے دیا اور اس سے بڑا ظلم یہ کیا کہ حضرت سودہؓ اور حضرت عائشہؓ سمیت تمام ازواج مطہرات کے مکانوں کی تعمیر کو بالحصر اور بالاطلاق سمہودیؒ کا بیان قرار دے دیا حالانکہ اوپر کی بحث سے یہ واضح ہو چکا ہے کہ سمہودیؒ نے واقدیؒ کی روایت کی بنا پر ایک نتیجہ نکالا ہے اور انہوں نے حضرت سودہؓ اور حضرت عائشہؓ کے حجروں کی تصریح ہرگز نہیں کی جب کہ ناقدین کرام کے ہاں اس کی تصریح پائی جاتی ہے ۔ سمہودیؒ کی طرح وہ بھی قیاس سے کام لیتے تو کوئی حرج نہ تھا مگر سمہودیؒ کی طرف اپنے قیاس کو منسوب کرنا اور پھر اس کو اول الذکر کا بیان قرار دینا تمام روایات واضحہ کا خون کرنا ہے ۔ مزید برآں انہوں نے جوش نقد اور خروش استدراک میں سمہودیؒ کی بیان کردہ دوسری تمام روایات نظر انداز کر دیں کہ وہ ان کے دعوے کے پڑتی تھیں ۔ لکھتے ہیں " وفاء الوفا میں صراحت ہے حضرت عائشہؓ اور حضرت سودہؓ کے مکانوں سمیت مسجد نبوی کے قریب اور اس کے ارد گرد سارے مکان جو ازواج مطہرات کے زیر استعمال تھے یہ سب مکان حارثہ بن نعمان کے تھے " یہ صراحت تو ناقدین کرام کی ہے ۔ سمہودی کی وفاء الوفا میں حضرت حارثہ بن نعمانؓ کے مکانات کے ہدیہ کے ضمن میں حضرت عائشہؓ اور حضرت سودہؓ میں سے کسی کا نام نہیں آیا اور نہ ہی ابن سعد وغیرہ کسی اور کے ہاں اسکی صراحت تو در کنار اشارہ تک ملتا ہے (جاری ہے)

محفوظ قابلِ اعتماد مستعد بندرگاہ

بندرگاہ کراچی

جہازرانوں کی جنت

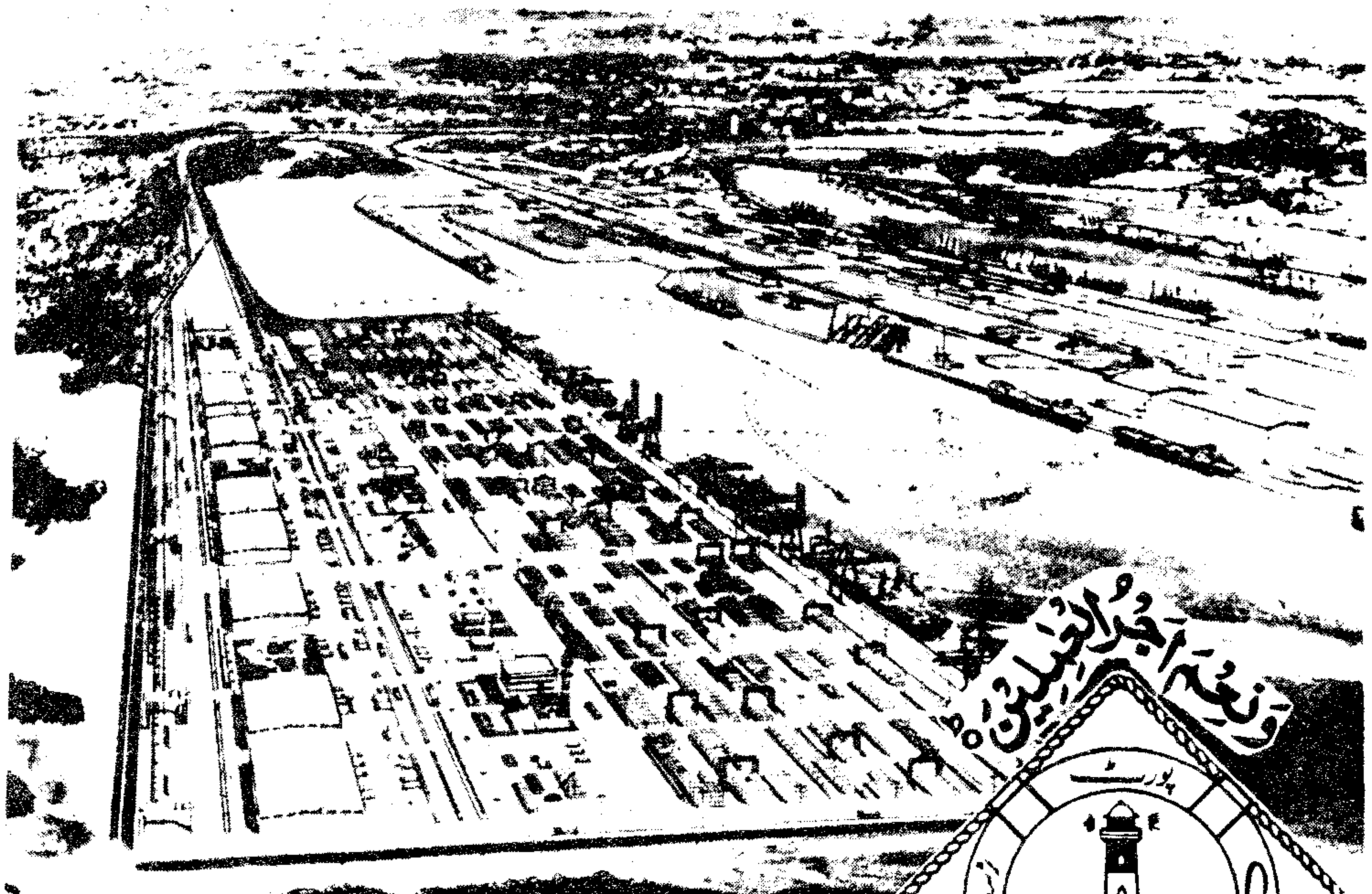

بندرگاہ کی خدمات کے جدید انداز کے ساتھ
عالمی تجارت کے لئے پُرکشش
پاکستانی معیشت کی تعمیر کے لئے کوشاں

ہماری کامیابیوں کی بنیاد

- انجنیئرنگ میں کمالِ فن
- جدید ٹیکنالوجی
- مستعد خدمات
- باکفایت اخراجات
- مسلسل محنت

۲۱ ویں صدی کی جانب رواں

بمع

جدید مربوط کنٹینر ٹرمینلز
نئے میرین پروڈکٹس ٹرمینل
بندرگاہ کراچی ترقی کی جانب رواں